۲ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 11)

ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟ 07

جنتی جنّت میں علما کے محتاج ہوں گے 22

امام عالی مقام کا سرِ انور کہاں دفن ہے؟ 28

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ 30

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں بزرگانِ دِین کے اَعْراس

سُوال: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں کن کن بُزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَعْراس منائے جاتے ہیں؟[3]

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 22 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فِردَوسُ الاَخبار، باب المیم، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳ دار الفکر بیروت

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں کئی بُزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَعراس مَنائے جاتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی بزرگ ہستی صحابیٔ رسول، نَواسۂ رَسول، جِگر گوشۂ بتول، امامِ عالی مقام، سَیِّدُ الشُّہداء حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات مُبارک ہے۔ ۱۰ مُحَرَّمُ الْحَرام ۶۱ ؁ھ آپ کا یومِ شہادت ہے۔

۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام کو ہمارے حُضُور غوثِ اعظم سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے پیر و مُرشِد حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو سعید مُبارک مَخْزُومی حَنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا یومِ عُرس ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَقِیہ، صُوفی، قاضیٔ بغداد اور مدرسہ بابُ الْاَزج کے بانی تھے۔ ہمارے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق آپ ہی کے خلیفہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شیخ عبدُ القادِر نے مجھ سے خِرقہ پہنا (یعنی مجھ سے خِلافت حاصِل کی) اور میں نے ان سے اور ہم دونوں نے باہم ایک دوسرے سے تَبَرُّک لیا۔[(1)] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرام ۵۱۳ ؁ھ میں آپ کا وِصالِ باکمال ہوا۔ آپ کا مَزارِ مُبارک بغداد شریف میں آپ کے قائم کردہ مدرسہ بابُ الْاَزج میں ہے۔[(2)]

مدینہ

1 ...... قلائد الجواہر، ص ۵ مطبعۃ الحمدیۃ مصر

2 ...... تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص ۲۲۵ کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

۱۴ مُحَرَّمُ الْحَرَام کو تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مُصْطفےٰ رضا خان نُوری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی کا یومِ عُرس ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی وِلادت باسعادت ۱۳۱۰ ؁ھ رضا نگر، محلہ سوداگران، مدینۃُ الْمُرشِد بَریلی شریف میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دارُ الْعُلُوم مَنْظَرِ اسلام بَریلی شریف کے عظیم فاضِل، عُلُوم و فُنون کے ماہِر، مُفتیِ اِسلام، جیّد عالِمِ دِین، مختلف کتابوں کے مُصَنِّف، شاعرِ اِسلام اور مشہور شیخِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی 35 سے زائد تصانیف و تالیفات ہیں، جن میں فتاویٰ مُصْطَفویہ اور نعتیہ کلام کا مجموعہ ''سامانِ بخشش'' بہت مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ۱۴۰۲ ؁ھ میں وصال فرمایا اور آپ کو آپ کے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے پہلو (یعنی برابر) میں دَفن کیا گیا۔

مُفتیِ اعظم ہند کے زُہد و تقویٰ کے واقعات

سُوال: حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مُصطفےٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمَنَّان کے زُہد و تقویٰ کے کچھ واقعات بھی بیان فرما دیجیے۔ [1]

جواب: حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمَنَّان کا زُہد و تقویٰ

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مَرحبا! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا جو بھی جُملہ زبان سے نکلتا وہ نپا تُلا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سُنتے کہ اس کا اِنتقال ہوگیا ہے تو فوراً دُعائے مَغْفِرت کے لیے ہاتھ اُٹھ جاتا۔ اِس طرح کے بہت سے خُطُوط بھی حضرت کی خِدمت میں آتے۔ ایک مَرتبہ کسی کے تَعزِیَتی خط کا جواب لکھنا تھا، مُفتی مُجِیْبُ الْاِسْلَام صاحِب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دَستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مُفتی صاحِب نے جواب لکھا کہ "آپ کا خط ملا صاحب زادے کے اِنتقال کی خبر پڑھ کر بہت اَفسوس ہوا۔" حضرت نے جواب سُننے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت اَفسوس تو نہیں ہوا، ہاں اَفسوس ہوا۔(1)

دیکھا آپ نے کہ حضور مُفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا تقویٰ کیسا تھا کہ فرمایا: افسوس تو ہوا ہے مگر بہت افسوس نہیں۔ ہمارے ہاں تو کسی کی مَیِّت ہو جائے تو اہلِ خانہ کو اچھا لگانے کے لیے اِس طرح کے جُملے بولے جاتے ہیں کہ "بہت افسوس ہوا، اِنتہائی افسوس ہوا، ہم آپ کے غم میں برابر کے شَریک ہیں" اور حال یہ ہوتا ہے کہ مَیِّت کے اہلِ خانہ غم سے نِڈھال ہوتے ہیں، ان سے کھایا پیا نہیں جا رہا ہوتا اور "غم میں برابر کے شریک ہونے" کا دعویٰ کرنے والے ڈَٹ کر کھانے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے مَشروبات کی بوتلیں بھی چڑھا رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے اَلفاظ اِستِعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔

---

(1) جہانِ مفتی اعظم، ص ۳۱۹ رضا اکیڈمی ممبئی

www.dawateislami.net

مُحتاط اَلفاظ میں تعزیت کیجیے

مجھے بھی کافی تعزِیتوں کا موقع ملا ہے اور کئی بار میں نے تعزِیتی خُطوط بھی بھیجے ہیں، اب بھی آئے دن میرے تعزِیت کے صَوْتی (یعنی آواز والے) اور صُوری (یعنی مووی والے) پیغامات جاتے رہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ایسے اَلفاظ بولتے ہوئے اِحتیاط کرتا ہوں، اگر غم ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ مجھے غم ہوا ہے اور اگر غم نہیں ہوتا تو پھر بغیر کچھ بولے تعزِیت کر دیتا ہوں کہ اللہ پاک مَرحُوم کو غَریقِ رَحمت کرے، بے حِساب مَغْفِرت کرے، آپ صبر کیجیے، اللہ پاک آپ کو صبر دے۔

نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں

حضور مُفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَنَّان ایک جگہ مَدْعو تھے، وہاں گھر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے قریب ہی ایک ٹونٹی لگی ہوئی تھی، جس سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے میزبان (یعنی جس کا گھر تھا، جس نے دعوت دی تھی اس) کو بُلایا اور اس کو اِسْراف (یعنی فضول چیز ضائع کرنے) کے نُقصانات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اس ٹونٹی کو فوراً دُرُست کراؤ، کیونکہ جب تک یہ بہتی رہے گی تم کو گناہ ہوتا رہے گا۔ اس نے عرض کیا حضور! ابھی دُرُست کر لیتے ہیں، مگر کافی دیر تک اس نے دُرُست نہ کیا۔ اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس کو بُلا کر فرمایا: ہم جاتے ہیں کیونکہ آپ یہ ٹونٹی

www.dawateislami.net

دُرُست نہیں کرواتے اور ہمیں اپنی آنکھوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت (پانی) ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں ہے۔ میزبان بے حد نادِم ہوا اور بڑی مِنّتیں کرکے آپ کو راضی کیا اور ٹونٹی بھی فوراً دُرُست کرالی۔[1]

پانی ضائع ہونے سے بچائیے

ہمارے یہاں ایک چمچ یا ایک پیالہ دھونا ہوتا ہے تو اس کے لیے نَل کھول کر بالٹی بھر پانی ضائع کر دیا جاتا ہے۔یوں ہی سردیوں میں گیزر کا گرم پانی لینے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو نَل کھول کر بہا دیا جاتا ہے حالانکہ اس ٹھنڈے پانی کو کسی بَرتن میں نکال کر کسی اور کام میں اِستِعمال کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اسے ضائع ہونے سے بچانے کا سِسٹم بھی موجود ہے اور ہمارے یہاں لگا ہوا بھی ہے اور وہ یہ کہ گیزر کے ساتھ ایک پائپ ہوتا ہے، اس پائپ کے ساتھ ایک وال لگا دیتے ہیں، جب اس وال کو کھولا جائے تو پائپ میں موجود پانی دوبارہ ٹینک میں چلا جاتا ہے۔اب بھی اگر آدھا لوٹا ٹھنڈا پانی رہ جائے تو میں نے اس کے لیے بالٹی رکھی ہوئی ہے اس میں نکال لیتا ہوں تو یوں ایک قَطرہ بھی پانی ضائع نہیں ہوتا اور گرما گرم پانی بھی مِل جاتا ہے۔برتنوں میں ٹھنڈا پانی سنبھالنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کچھ رقم خَرچ کرکے اس طرح کا وال لگا لیا جائے۔ سمجھدار پلمبر

1 ...... جہانِ مفتی اعظم، ص۲۵٦

ہو گا تو وہ یہ کام کر دے گا۔

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ہے جبکہ اَدنیٰ سا گدا عطّار ہے
مفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
اعلیٰ حضرت کا رہوں میں باوفا اِسْتِقَامَت کی دُعا دَرکار ہے

(وسائلِ بخشش)

عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت

سُوال: شادی کے دوسرے دن بیوی کو ساتھ لے کر اپنے والدین کی قبر پر جا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں جا سکتے۔ عورت کو قبرستان نہیں جانا چاہیے کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے۔(1)

بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

سُوال: بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

جواب: بچہ سات بَرَس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔(2) بعض بچے

مدینہ

1 ...... مزید تفصیلات جاننے کے لیے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فتاویٰ رضویہ جلد 9 کے صفحہ 541 تا 567 پر موجود رِسالے "جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْر" (نور کے جملے، عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کے بارے میں) کا مُطالعہ کیجیے۔ یہ رِسالہ تسہیل شُدہ بنام "عورتیں اور مزارات کی حاضری" دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کیا جا سکتا ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جب تمہارے بچّے سات برس کے ہوں، تو اُنہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔

(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، ۲۰۸/۱، حدیث: ۴۹۴ دار احیاء التراث العربی بیروت)

www.dawateislami.net

ذہین ہوتے ہیں اور بعض کم ذہین ہوتے ہیں تو انہیں ان کی عقل اور سمجھ کے مُطابق تھوڑا تھوڑا سکھایا جائے جیسا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح اُٹھانے ہیں، ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں اور رُکوع کس طرح کرنا ہے۔ آسان آسان سبق مَثَلاً سورۂ فاتحہ، تعوّذ و تسمیہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ) پڑھنا انہیں سکھایا جائے تاکہ بالغ ہونے تک یہ مکمل طور پر نماز سیکھ کر تیار ہو چکے ہوں۔ اب اگر باپ دادا کو خود نماز نہیں آتی ہو گی تو وہ بچوں کو کیا سکھائیں گے، اس لیے باپ دادا کو خود بھی صحیح طریقے سے نماز سیکھنی چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی سکھانی چاہیے۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نماز کے مَسائل کا مُطالعہ نہیں کرتے اور اس خوش فہمی کا شِکار ہوتے ہیں کہ ہمیں نماز آتی ہے مگر نماز کے بہت سارے مَسائل انہیں معلوم نہیں ہوتے۔

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

سُوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سِن کے حِساب سے لڑکا 12 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے جبکہ لڑکی 9 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی علامات ہوتی ہیں اگر اس عمر کے دَوران ان علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو 15 سال کے ہوتے ہی دونوں (یعنی لڑکا اور لڑکی) بالغ ہو جائیں گے۔[1]

مدینہ

[1] در مختار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/ ۲۶۰ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو...؟

سُوال: اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو کیا وبال والدین پر بھی آئے گا؟

جواب: اگر بالغ اولاد کے متعلق ظَنِّ غالِب ہو کہ نماز کا بولنے پر مان جائے گی تب تو اسے نماز کا بولنا اور ترکِ نماز سے روکنا واجِب ہے اور اگر ظَنِّ غالِب نہیں تو اب بولنا واجِب نہیں لیکن پھر بھی والدین کو چاہیے کہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں۔ بعض لوگ بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لیے اپنے ساتھ مسجد لاتے ہیں تو یاد رہے کہ اتنی کم عمر کے بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے جن سے پیشاب پاخانہ کا اندیشہ ہو۔ یوں ہی اگر آٹھ، دس سال کے بچے شرارتی ہوں تو انہیں بھی مسجد نہیں لا سکتے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایسے بچے مسجد میں بھاگ دوڑ کر کے ہلّا گلہ مچا دیتے ہیں، شور شرابا کر کے مسجد کی بے حُرمتی کا سبب بنتے ہیں تو ایسے شرارتی بچے اگرچہ سمجھ دار ہوں تب بھی انہیں مسجد نہیں لا سکتے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔(1)

بچوں کو سمجھانے کا ایک غَلَط اَنداز

سُوال: بعض اوقات والدین اپنے بچے کو کسی سے مِلواتے وقت کہتے ہیں کہ اس کے

مدینہ

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: مسجدوں کو بچّوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

(ابنِ ماجه، کتاب الصلوٰة، باب مایکره فی المساجد، ۱/۴۱۵، حدیث: ۷۵۰ دار المعرفة بیروت)

www.dawateislami.net

لیے دُعا کر دیں تاکہ نمازی ہو جائے یا اسے سمجھائیں کہ یہ شرارتیں چھوڑ دے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بچوں کو نصیحت کرنے کا یہ انداز دُرُست نہیں اس لیے کہ اگر بچے کے سامنے کسی کو ایسا بولیں گے تو وہ شرمندہ ہو گا اور اپنے باپ کے متعلق اس کے دِل میں یہ بات آئے گی کہ اس نے مجھے فُلاں کے سامنے بے عزت کر دیا۔ ممکن ہے کہ اب اس شخصیت کی نصیحت بھی اس پر اَثر نہ کرے۔ میرے پاس بھی بعض لوگ اپنے بچوں کو لے آتے ہیں کہ اسے نماز پڑھنے کا بولیں... شرارتی بہت ہے، اسے سمجھا دیں کہ والدین کو تنگ نہ کیا کرے... تو ایسے موقع پر میں پہلے والد کو الگ سے سمجھاتا ہوں کہ یہ باتیں اس کے سامنے نہیں کرنی تھیں۔ مجھے لکھ کر یا کان میں کہہ دیتے۔ سامنے کہنے سے بچے کا یہ ذہن بنتا ہے کہ باپ نے میری بے عزتی کروادی۔ اب نصیحت کا اس پر خاطر خواہ اَثر نہیں ہو گا۔ چونکہ اِصلاح ایک پھونک مارنے سے نہیں ہو جاتی اس کے لیے حکمت وتَدَبُّر سے کام لینا پڑتا ہے لہٰذا حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ بچے کو یہ اِحساس نہ ہونے دیا جائے کہ میری بے عزتی کروادی ورنہ اس کا ذہن باغی ہو جائے گا۔ یوں ہی بار بار روک ٹوک کرنا بھی بچے کو باغی بنا دیتا ہے۔ موجودہ دور میں اولاد کے باغی ہونے کے پیچھے خود والدین کا اپنا بھی کِردار ہوتا ہے۔ والدین بات بات پر جھاڑتے اور مارتے ہیں جس کے سبب بچے ضِدی اور باغی ہو جاتے ہیں، پھر نہ مار اَثر کرتی ہے

www.dawateislami.net

اور نہ دَھاڑ لہٰذا اَدب سکھانے کے لیے ضَرورت سے زیادہ اور سب کے سامنے روک ٹوک نہ کی جائے۔ والدین کو چاہیے کہ اولاد کی تَربیت کا ہُنر سیکھیں اور اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 188 صَفحات کی کتاب ”تَربیتِ اولاد“ اور 32 صَفحات پر مشتمل رِسالے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قِسط 24“ کا مُطالعہ کیجیے۔

کیا رُوح مَر جاتی ہے؟

سُوال: کیا بندے کی موت پر اس کی رُوح بھی مَر جاتی ہے؟

جواب: بندے کی موت پر اس کی رُوح مَرتی نہیں بلکہ بَدن سے نکلتی ہے۔ موت بَدن سے رُوح کے جُدا ہونے کا نام ہے۔ رُوح کی موت کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔ (1)

مُنکَر نَکِیر، مَلَکُ الْمَوْت اور مسئلہ حاضِر وناظِر

سُوال: مُنکَر نَکِیر بیک وقت اتنی جگہوں پر کیسے پہنچ جاتے ہیں؟

جواب: (اس سُوال کے جواب میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) مُنکَر نَکِیر کے متعلق دو طرح کے اَقوال ہیں: پہلا یہ کہ مُنکَر نَکِیر فرشتوں کی ایک جماعت کا نام ہے جن میں سے الگ الگ دو فرشتے ہر قبر کے اندر پہنچتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دو ہی فرشتے ہیں جو ہر قبر میں پہنچ

مدینہ

(1) بہارِ شریعت، ۱/۱۰۴، حصہ: ۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

کر سُوالات کرتے ہیں۔[1] اسی سے مسئلہ حاضِر وناظِر کا ثبوت بھی ہوتا ہے کہ جب فرشتے ایک ہی وقت میں کثیر مقامات پر جا سکتے ہیں تو پھر اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بِالْخُصُوص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدرجہ اولیٰ ایک وقت میں کئی مقامات پر جاسکتے ہیں۔

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسئلہ حاضِر وناظِر کو مَزید واضح کرتے ہوئے فرمایا:)

موت کا فرشتہ جن کا نام حضرتِ سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور لقب مَلَکُ الْمَوْت ہے۔ یہ جب رُوح قبض کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اگرچہ اور بھی فرشتے ہوتے ہیں لیکن رُوح آپ ہی قبض کرتے ہیں۔ نہ صِرف اِنسانوں کی بلکہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی رُوح بھی آپ ہی قبض کرتے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ پاک نے فرشتوں کو کس قدر طاقت وتَصرُّف سے نوازا ہے کہ بیک وقت وہ کئی جگہ حاضِر وناظِر ہو سکتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے متعلق حاضِر و ناظِر اور دِیگر تصرُّفات ماننے سے اِنکار کرتے ہیں۔ جو رَبُّ الْعَالَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ فرشتوں کو یہ طاقت وتَصرُّف دے سکتا ہے تو کیا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ

مدینہ

1 ...... الحبائک فی اخبار الملائک، مسالۃ کیفیۃ مخاطبۃ منکر ونکیر... الخ، ص ۲۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... روح المعانی، پ ۲۱، السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۱/۱۷۰ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

السَّلَام کو نہیں دے سکتا؟ فرشتوں کے لیے تو یہ تَصَرُّفات مان لیے جائیں لیکن اللہ پاک کے محبوب بندوں کے تَصَرُّفات و اِختیارات کا اِنکار کر دیا جائے! یقیناً اللہ پاک نے اپنے پیاروں کو بھی یہ اِختیارات کئی گنا بڑھا کر دیئے ہیں۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق کے سردار ہیں لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملنے والے فضائل و کمالات اور اِختیارات بھی سب سے زیادہ ہیں۔

ذَبِیْحُ اللہ کے معنیٰ

سُوال: ذَبِیْحُ اللہ کے معنیٰ کیا ہیں اور یہ کس کا لقب ہے؟

جواب: ذَبِیْحُ اللہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمَاعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ہے جس کے معنیٰ ہیں: اللہ کی راہ میں ذَبح ہونے والا۔ اس کا اِجمالی واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبْرَاھِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب اللہ پاک کی طرف سے بیٹا قربان کرنے کا حکم ہوا تو وہ بخوشی تیار ہو گئے، پھر جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمَاعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس بات سے آگاہ کیا تو انہوں نے بھی لَبَّیْک کہا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبْرَاھِیْم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انہیں ذَبح کرنے کے لیے جنگل لے گئے اور لِٹا کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ دی، اب گلے پر چھری رکھ کر چلانے ہی والے تھے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا کہ جنَّت سے

www.dawateislami.net

مینڈھا لے جا کر اِسماعیل کی جگہ رکھ دو۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس وقت ساتوں آسمانوں سے اوپر سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر تھے۔ حکمِ خُداوندی پاتے ہی آن کی آن میں جنَّت سے مینڈھا لا کر حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جگہ رکھ دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چھری چلانے کے بعد جب آنکھوں سے پٹی کھولی تو دیکھا کہ بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا ذبح تھا۔ بظاہر عقل اِس بات کو قبول نہیں کرتی کہ سیکنڈ گزرنے سے بھی پہلے پہلے یہ ساری مَسافت کیسے طے ہو گئی لیکن ہمیں عقل پر نہیں بلکہ اللہ پاک کی قدرت پر نظر رکھنی چاہیے، اس لیے کہ اس کی شان یہ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۲۰) کنزالایمان: ”بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔“ تو اس نے حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر ذبح ہوئے ذَبِیحُ اللہ کے مَنصب پر فائز فرما دیا۔ (1)

اچھی اور بُری صحبت کا اثر

سُوال: اچھی اور بُری صحبت کا اِنسان پر کیا اَثر پڑ سکتا ہے؟

جواب: ”اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یعنی صحبت اَثر انداز ہوتی ہے۔“ اچھی صحبت بندے کو اچھا اور بُری صحبت بُرا بنا دیتی ہے جیسا کہ مولانا رُوم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَیُّوم فرماتے ہیں:

---

(1) مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، باب بیان الاختلاف فی مقام ذبح... الخ، ۳/ ۴۲۶، حدیث: ۴۰۹۴ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت۔ رُوحُ البیان، پ۲۳، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۷/ ۴۷۵ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

صُحْبَتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد

صُحْبَتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد (1)

یعنی اچھّے کی صحبت تجھے اچھّا بنادے گی۔ بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

عاشقانِ رسول کی صحبت پانے والے کو سُنّتوں بھرے اِجتماعات، مَدَنی مذاکروں میں حاضِری اور ٹی وی پر فقط مَدَنی چینل دیکھنے کی سوچ ملتی ہے جبکہ بُرے دوستوں کی بیٹھک میں بیٹھنے والا فلموں، ڈراموں اور دِیگر گناہوں بھرے چینل دیکھنے کا عادی ہوتا ہے۔ نمازی کی دوستی اِنسان کو نمازی بنا دیتی ہے جبکہ کسی جواری کی دوستی جواری بنا دیتی ہے۔ تو اچھی بُری صحبت کا اَثر انداز ہونا بالکل واضح سی بات ہے، جس کا اِنکار کوئی بھی عقل و شعور رکھنے والا نہیں کر سکتا۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی بُری صحبت کے اَثر کی صَراحت کی گئی ہے جیسا کہ رَسُولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: نیک ہم نشین (یعنی اچھے دوست) اور بد جَلِیس (یعنی بُرے دوست) کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مُشک (یعنی خوشبو) ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک (یعنی آگ پھونکنے کے آلے سے پھونک) رہا ہے۔ مُشک والا یا تو تجھے مُشک ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے مول (یعنی خرید) لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا (یعنی دھونکنی دھونکنے والا) تیرے کپڑے جَلا دے گا یا تُو اس

مدینہ

1 ...... مثنوی مولوئ معنوی، اول، ص ۱۰۲، الفیصل مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

سے بَدبو پائے گا۔ تو بَدوں (یعنی بُروں) کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹّی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دُھواں جب بھی پہنچے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اِنسان کے نیک یا بد ہونے میں صحبت کا کس قدر اَہم کِردار ہے لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نیک نمازی بننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں عاشقانِ رسول کی صُحبت فراہم کرتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سفر، نماز اور قرآنِ کریم پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق ملے گی۔

اِمامتِ کُبریٰ سے مُراد؟

سُوال: اِمامتِ کُبریٰ کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: امامتِ کُبریٰ کا لفظی معنیٰ ہے: بڑی امامت، پیشوائی، سرداری۔ (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اس سُوال کا مزید جواب دیتے ہوئے فرمایا:) شَرعی اِعتبار سے خِلافت کے مَنصب کو امامتِ کُبریٰ بولا جاتا ہے۔ اِسلامی شرائط کا جامع ہر خلیفہ امامتِ کُبریٰ کے مَنصب پر فائز ہوتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خُلَفائے راشِدین امامتِ کُبریٰ کے مَنصب پر فائز ہوئے، خِلافتِ راشِدہ کی مُدَّت حدیثِ پاک میں

مدینہ

1 ...... ابوداود، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، ۴/۳۴۰، حدیث: ۴۸۲۹

www.dawateislami.net

30 سال بیان کی گئی تھی جو حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسن مُجتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِلافت پر پوری ہوگئی۔[1] اس کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دِیگر حضرات امامتِ کُبریٰ کے مَنْصَب پر فائز ہوئے۔ موجودہ دور میں تو خِلافت والانِظام نہیں البتہ قُربِ قیامت میں حضرتِ سَیِّدُنا امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خِلافت کے مَنْصَب پر فائز ہوں گے۔

امامتِ کُبریٰ ایک اَہم منصب ہے جس کی اَہلیت ہر ایک نہیں رکھتا بلکہ شَریعت میں خلیفہ کے لیے کچھ شَرائط مُقرر ہیں مثلاً قریشی ہونا یعنی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس قبیلے قریش سے اس کا تعلق ہو۔ آزاد ہونا، قادر ہونا یعنی اس کے اندر ایسی صَلاحیت ہو کہ خِلافت کے اُمُور سر انجام دے سکے وغیرہ وغیرہ۔(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) امامتِ کُبریٰ کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اوّل کے پہلے حصّے کا مُطالعہ کیا جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی اِضافہ ہوگا۔

نوکری اور دَرسِ نِظامی ایک ساتھ

سُوال: اگر کوئی دَرسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کرنا چاہے لیکن مَعاشی مَسائل کے سبب نوکری کرنا بھی ضَروری ہو تو اب وہ دَرسِ نِظامی کیسے کرے؟

مدینہ

1 ابوداود، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۶۴۶۔ بہارِ شریعت، ۱/۲۴۱، حصہ: ۱

www.dawateislami.net

جواب: نوکری اور دَرسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) ایک ساتھ کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت جُز وقتی جامعاتُ المدینہ کی بھی ترکیب ہے جہاں بہت سے عاشقانِ رَسُول نوکری اور کاروبار کے ساتھ ساتھ رات یا صبح میں دَرسِ نِظامی بھی کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت جامعۃُ المدینہ آن لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ تو ان سے اِسْتِفادہ کرتے ہوئے ہر ایک کو عالِم کورس کرنا چاہیے بلکہ میرا تو مشورہ ہے کہ جس سے بَن پڑے وہ نوکری یا کاروبار چھوڑ کر صِرف دَرسِ نِظامی ہی کرے۔ اس لیے کہ نوکری اور کاروبار کی اُلجھن کی وجہ سے پڑھائی کی طرف مکمل دھیان نہیں رہے گا جبکہ ایک اچھا عالِمِ دِین بننے کے لیے پڑھائی میں یکسوئی اور سخت محنت دَرکار ہوتی ہے۔ نِصابی کُتُب کے علاوہ بھی بہت کچھ مُطالعہ کرنا پڑتا ہے جب جا کر اِنسان بہترین عالِمِ دِین بنتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مَعاشی مُعاملات کے سبب نوکری نہ چھوڑ سکے تو وہ دَرسِ نِظامی کرنا نہ چھوڑے اس لیے کہ بالکل ہی نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ جُز وقتی پڑھنے سے بھی فائدہ تو ہو گا۔

دِینی طَلَبا کی حوصلہ شِکنی کرنا کیسا؟

سُوال: ہمارے مُعاشرے میں دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے طَلَبا کی حوصلہ شِکنی اور دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے، اس سوچ کو کیسے

www.dawateislami.net

بدلا جائے؟[1]

جواب: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَفراد یا خود عالِم، مُفتی اور قاری والدین اپنی اولاد کی دِینی تعلیم حاصِل کرنے پر نہ صِرف حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں بلکہ اس کے لیے کوششیں بھی کرتے ہیں لیکن مُعاشرے کے عام اَفراد کا بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کا ذہن نہیں ہوتا بلکہ اگر بچہ مَدَنی ماحول ملنے کے سبب حفظِ قرآن یا دَرسِ نِظامی کرنا چاہے تو اسے اِس طرح کے طعنے ملتے ہیں کہ کیا مولوی بَن کر مسجد کی روٹیاں توڑے گا؟ عالِم بن کر کھائے گا کیا؟ B.A کر یا ڈاکٹر یا اِنجنیئر بن تاکہ اچھا روزگار ملے۔ اور یہ بات صِرف طعنوں کی حد تک نہیں رہتی بلکہ باقاعدہ دِینی تعلیم سے روکنے کے لیے حَربے اِختیار کیے جاتے ہیں مثلاً اگر بیٹا دَرسِ نِظامی میں داخلہ لے لیتا ہے تو اب اس سے کما کر لانے کا مُطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ گھر میں مَعاشی تنگی کا سامنا بھی نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسری طرف دُنیوی تعلیم دِلوانے کے لیے پہلے اسکول میں دس سال اور پھر کالج اور یونیورسٹی میں کئی کئی سال جیب سے پیسا دے کر پڑھاتے ہیں۔ اس تعلیمی عرصے میں والدین ہر طرح کی سہولت دے کر اولاد کو تعلیم کے لیے بالکل فارِغ کر دیتے ہیں۔ اگر اپنا ذاتی کاروبار ہو تو اس میں بھی دَخل اندازی

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سے منع کرتے ہیں تا کہ پڑھائی میں کوئی حَرج نہ ہو۔ موجودہ مُعاشرے میں بھی دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے۔ مختلف اِداروں کی طرف سے ان طُلَبا کو اسکالرشپ اور نوکریاں دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مَدارس میں پڑھنے والے طُلَبا کی تعداد اسکول کالج پڑھنے والوں کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں۔ گلی گلی اسکول کُھلے ہوئے ہیں لیکن مَدارس گِنے چُنے ہی مِلیں گے۔ والدین اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی رَغبت دِلانے کے لیے شروع سے ہی یہ ذہن دیتے ہیں:

پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب
کھیلو گے کودو گے ہو گے خراب

تو ایسے والدین کی بارگاہ میں عرض ہے کہ دُنیا ہی سب کچھ نہیں، اصل آخرت ہے اور آخرت میں ڈاکٹریٹ یا انجنیئرنگ کیا ہوا بیٹا کام نہیں آئے گا بلکہ حافِظ یا عالِمِ دِین بیٹا شَفاعت کرے گا جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن عالِم اور عابِد (یعنی عبادت گزار) کو اُٹھایا جائے گا۔ عابِد سے کہا جائے گا کہ جنَّت میں داخِل ہو جاؤ جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شَفاعت نہ کرلو، ٹھہرے رہو۔ [1]

---

[1] شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفه، ۲/۲۶۸، حدیث:۱۷۱۷ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

یہ کہنا کہ مولوی بن کر کھائے گا کیا؟ یہ محض شیطانی وَسوسہ ہے۔ رِزق اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہوا ہے۔ اور دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے دُنیوی تعلیم والوں کے مقابلے میں زیادہ پُرسکون زندگی گزارتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ خبریں تو سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں ڈاکٹر یا افسر نے خودکشی کرلی لیکن یہ خبر آج تک سننے کو نہیں ملی کہ فُلاں عالِمِ دِین نے پریشانیوں سے تنگ آکر موت کو گلے لگالیا۔ میرا برسوں سے چیلنج ہے کہ ایسی مثال آج تک کوئی نہیں لاسکا کہ کسی عالِمِ دِین نے خودکشی کرلی ہو۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کو اللہ ربُّ الْعَالَمِین جَلَّ جَلَالُہ کی مَعْرِفَت ہوتی ہے۔ وہ اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی یہ صِفت خود قرآنِ پاک نے بیان فرمائی ہے جیسا کہ پارہ 22، سورۂ فاطر کی آیت نمبر 28 میں اِرشادِ خُداوندی ہے: ﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کے کس قدر فَضائل ہیں کہ انہیں قیامت والے دِن شَفاعت کا مَنصب دیا جائے گا لہٰذا اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سارے ہی بچوں کو عالِمِ دِین اور حافِظِ قرآن بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک بچے کو تو عالِمِ دِین بنا ہی ڈالیں۔ اللہ پاک نے چاہا تو گھر بلکہ خاندان والوں کی بخشش کا

www.dawateislami.net

ذَریعہ بن سکتا ہے۔

جنتی جنّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے

سُوال: بعض لوگ خواہ مخواہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہتے ہیں، ایسوں کو کیسے سمجھایا جائے؟[1]

جواب: عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہنے والے لوگ بہت بُرے ہوتے ہیں۔ ایسوں کے سائے سے بھی بچنا چاہیے۔ اگر کسی ایک عالِمِ دِین سے کوئی غَلَطی ہو گئی تو اس کا ہرگز یہ مَطلب نہیں سارے ہی عُلَمائے کِرام کو ہَدفِ تنقید بنا لیا جائے۔ عالِم اپنے عِلْم کے سبب عام لوگوں سے دَرَجے میں بڑا ہوتا ہے۔ عِلْم اللہ پاک کی صِفَت ہے کہ وہ اپنی شایانِ شان عالِم ہے اب اس نے اپنے بندوں میں سے جس کو بھی عِلْم کا وَصف دیا تو وہ اللہ پاک کی اس صِفَت کا مَظْہر ہے۔ قرآن و اَحادیث میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے بِاکثرت فَضائل وارِد ہوئے ہیں چنانچہ اِرشادِ رَبّانی ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (پ۲۳، الزمر: ۹) ترجمۂ کنزالایمان: "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔" آج یہ بے باک لوگ بھلے عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو مولوی یا مُلّا کہہ کر ان کا رُتبہ گھٹانے کی کوشش کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عُلَما کی اَہمیت کبھی بھی کم

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نہیں ہو سکتی اس لیے کہ ہر ایک دُنیا میں بھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کا مُحتاج ہے اور جنَّت میں جانے کے بعد بھی مُحتاج رہے گا جیسا کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنَّتی جنَّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے۔ وہ یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ پاک کا دِیدار نصیب ہو گا، اللہ پاک فرمائے گا: جو جی میں آئے مجھ سے مانگو! (اب جنَّت سے مکان میں جا کر کون سی حاجت باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا مانگیں؟ چنانچہ) عُلَما کی طرف متوجہ ہوں گے کہ ہم اپنے ربّ سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: اپنے ربّ سے یہ مانگو وہ مانگو۔ تو لوگ جنَّت میں بھی عُلَما کے مُحتاج ہوں گے جیسے وہ دُنیا میں ان کے مُحتاج ہیں۔ (1)

یاد رہے کہ یہ سارے فَضائِل ان عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام کے ہیں جو سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیدہ ہیں۔ عاشقانِ رَسُول، عاشقانِ صَحابہ و اہلِ بیت اور عاشقانِ اَولیا ہیں اور یہی حقیقی معنوں میں عُلَما ہیں۔ باقی رہے بد مذہب مولوی تو ان کی کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی ان کی تعظیم و توقیر کی جائے گی۔ قرآن و اَحادیث میں بیان کردہ فَضائل میں ان کا کوئی حصّہ نہیں۔ عِلم ہو اور عقیدہ دُرُست نہ ہو تو ایسا عِلم تو شیطان کو بھی حاصِل ہے بلکہ وہ اتنا بڑا عالِم ہے کہ مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بھی رہ چکا ہے، انہیں وَعظ و نصیحت کرتا تھا

مــــــدینہ

1 ...... فردوس الاخبار، باب الالف، فصل حکایۃ عن الانبیاء علیہم السلام، ۱/۱۳۸، حدیث: ۸۷۸

www.dawateislami.net

لیکن جب عقیدہ خراب ہوا تو قرآنِ کریم نے اس کے متعلق فتویٰ دے دیا:

﴿وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۴﴾ (پ۱، البقرۃ: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور کافر ہو گیا۔

والدین میں عَلیحدگی کی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

سُوال: والدین میں اگر عَلیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

جواب: والدین میں اگر عَلیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ اِنصاف کرنا چاہیے۔ اَولاد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ طَلاق دینے کے بعد باپ، باپ ہونے سے خارِج نہیں ہو جاتا بلکہ باپ ہی رہتا ہے لہٰذا باپ کے حقوق کی اَدائیگی ضَروری ہے۔ چونکہ عام طور پر ماں بچوں پر حاوی ہوتی ہے اس لیے ایسے موقع پر جوان بچے ماں کا ساتھ دے کر باپ کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اِسی طرح بعض اوقات عَلیحدگی کے بعد ماں بچوں کو اپنے باپ سے مِلنے جُلنے سے روکنے کے لیے اِس طرح کی دَھمکیاں دیتی ہے کہ اگر اپنے باپ سے مِلنے گئے تو دودھ مُعاف نہیں کروں گی! ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کا حکم نہ مانیں، چُھپ کر باپ کے ساتھ تَعَلُّقات قائم رکھیں اور اگر باپ کو پیسوں کی ضَرورت ہو تو اُس کے لیے اپنی جیب اور تجوری کا مُنہ کُھلا رکھیں کہ اِس طرح کرنے سے اللہ پاک اُنہیں مالا مال کر دے گا۔ لڑائی جھگڑے میں اگر ماں حق پر تھی اس کے باوجود باپ نے غُصّے میں طلاق دے ڈالی تب بھی اَولاد کو باپ کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے ورنہ قیامت کا دِن تو دُور کی بات

www.dawateislami.net

ہے ماں باپ کے نافرمان کو دُنیا ہی میں سزا دے دی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے میں ایسے قابلِ تَحسین بچے بھی ہیں جو ماں باپ میں علیحدگی ہونے کے بعد فَساد سے بچنے کے لیے ماں سے چُھپ چُھپ کر باپ کی مالی مدد کرتے اور عِلاج مُعالجے کے اَخراجات اُٹھاتے ہیں۔ماں کو بھی چاہیے کہ اگر طَلاق وغیرہ ہو جائے تو دِل بڑا رکھے اور اَولاد کو باپ کی نافرمانی کے گناہ پر نہ اُبھارے بلکہ ہو سکے تو اَولاد کو یہ سمجھائے کہ میرے اور تمہارے والِد کے دَرمیان جو کچھ ہوا اس سے صَرفِ نظر کرو اور میری بھی خِدمت کرو اور اپنے باپ کا بھی خیال رکھو۔اگر اَولاد نے ماں یا باپ میں سے کسی پر ظُلم کیا ہے تو قدموں میں پڑ کر معافی مانگے اور اللہ پاک سے توبہ بھی کرے۔اکثر و بیشتر معاملہ طَلاق تک نہیں پہنچتا اور ماں باپ لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں اَولاد کو چاہیے کہ والدین میں صُلح کروا دے کہ قرآنِ پاک میں ہے:﴿وَ الصُّلْحُ خَیْرٌ﴾(پ۵، النسآء:۱۲۸)ترجمۂ کنزالایمان:"صلح خوب ہے۔" اور اگر صُلح نہ ہو پائے تو دونوں کی خِدمت کرے اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ ایک کی خِدمت کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے۔جس طرح ماں باپ اَولاد کو بچپن میں بستر گندا کرنے اور شرارتیں کر کے گھر کے برتن توڑنے کے باوجود چھوڑ نہیں دیتے کیونکہ اس وقت اَولاد کو ماں باپ کی ضَرورت ہوتی ہے اِسی طرح اَولاد کو بھی چاہیے کہ جب وہ بڑی ہو جائے تو ماں باپ سے وفا کرے اور انہیں

www.dawateislami.net

ہر گز نہ چھوڑے کیونکہ اس وقت ماں باپ کو بھی اَولاد کی ضَرورت ہوتی ہے۔

ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟

سُوال: اگر اَولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا اَنداز اِختیار کیا اور اِس دَوران اُس کا اِنتقال ہو گیا تو اَب اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں اَولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کے لیے غسل اور تجہیز و تکفین کا اِنتظام، دُعائے مَغفرت اور اِیصالِ ثواب کرے۔

ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟

سُوال: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو ایسی صورت میں اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو اُنہیں صبر کرنا چاہیے۔ نیز ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ باپ کا گریبان پکڑ کر مار دھاڑ کرنے کے بجائے حِکمتِ عملی اور نرمی سے ماں اور باپ دونوں میں صُلح کروائیں اور رِشتہ داروں کو بیچ میں ڈال کر ماں کو ظُلم سے بچائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ماں کو باپ کی مار سے بچانے کے لیے جائز طریقے بھی اپنائیں مثلاً باپ جب ماں کو مارنے لگے تو بیچ میں آڑے آجائیں یا باپ کو پکڑ لیں اور کہیں کہ ہم آپ کو مارنے نہیں دیں گے وغیرہ۔ یاد رَکھیے! بچے جائز طریقوں سے تو اپنی ماں کو باپ کے ظُلم سے بچا سکتے ہیں مگر اُنہیں اپنے باپ کو اس طرح کی دَھمکیاں دینے کی ہر گز اِجازت نہیں کہ

www.dawateislami.net

اگر ہماری ماں کو مارا تو سر پھوڑ دیں گے اور چھوڑیں گے نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اگر والِد مِلنا جُلنا چھوڑ دے تو اَولاد کیا کرے؟

سُوال: اگر والِد صاحب دوسری شادی کر لیں اور پہلی زوجہ کی اَولاد سے مِلنا جُلنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پہلی زوجہ کی اَولاد صبر کرے اور اپنے والِد صاحب سے مِلنے جُلنے کی کوشش کرے۔ اگر اَولاد اپنے والِد صاحب کی خِدمت کرے گی تو وہ بھی ضَرور اُن سے میل جول رکھیں گے۔ جو اَولاد یہ کہتی ہے کہ باپ ہم سے مِلتا جُلتا نہیں اس لیے ہم بھی اپنے باپ سے میل جول نہیں رکھیں گے، اگر باپ دُنیا سے چلا جائے تو یہی اَولاد وراثت کا مال حاصِل کرنے کے لیے دوڑ پڑے گی اور خواب میں بھی باپ کا چھوڑا ہوا مال لینے سے اِنکار نہیں کرے گی۔ اگر اَولاد اَمیر اور باپ غریب ہو تب بھی اَولاد کو اللہ پاک کی رِضا اور حُصولِ جنَّت کے لیے اپنے باپ کی خِدمت کرنی چاہیے۔ جنَّت کی کوئی قیمت نہیں کہ اُسے پیسوں اور خزانوں سے حاصِل کیا جاسکے البتہ ماں باپ کی خِدمت کے ذَریعے اللہ پاک کو راضی کر کے حاصِل کی جاسکتی ہے۔

بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی

سُوال: مُرید اگر نمازیں نہ پڑھے، قرآنِ پاک کی تلاوت اور دِیگر نیک کام نہ کرے تو کیا اُس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: مُرید اگر نمازیں نہیں پڑھتا اور گناہوں میں پڑا ہوا ہے تو یہ بے عملی ہے اور بے عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی۔ مُرید کو چاہیے کہ وہ نمازیں پڑھے، شریعت کے مُطابق زندگی گزارے اور بے عملی سے بچے۔ یاد رکھیے! بے عملی اگر گناہوں بھری ہوئی تو عذابِ نار کی حقداری ہوگی مگر بیعت نہیں ٹوٹے گی۔

مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کی جاسکتی ہے؟

جواب: مَدَنی چینل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ کے ذَریعے جب بَراہِ راست بیعت کروائی جائے تو بیعت کی جاسکتی ہے اَلبتہ اگر ریکارڈنگ چل رہی ہو تو بیعت نہیں ہوسکتی۔

رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح

سُوال: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ہے یا سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْعَظِیْم؟

جواب: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ہے۔

شارک اور بلو ویل مچھلیوں کا شَرعی حکم

سُوال: کیا شارک اور بلو ویل مچھلیاں کھانا حلال ہے؟

جواب: شارک اور بلو ویل دونوں مچھلیاں ہی ہیں اِس لیے انہیں کھانا حلال ہے۔

اِمامِ عالی مقام کا سَرِ انور کہاں دَفن ہے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سَرِ انور کہاں دَفن ہے؟

جواب: اِمامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جسمِ مُقَدَّس تو کربلا

www.dawateislami.net

شریف عِراق میں واقع آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَزار شریف میں دَفن ہے جبکہ سَرِ انور کے بارے میں مختلف رِوایات ہیں۔ بعض رِوایات میں ہے کہ یزیدیوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سَرِ انور کو نیزے پر پھرایا اور پھر جسمِ مُقَدَّس کے ساتھ دَفن کر دیا۔ اِسی طرح بعض رِوایات میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سَرِ انور کو جنَّتُ الْبقیع میں خاتونِ جنّت حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے قُرب میں دَفن کیا گیا۔ (1)

”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: ” فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ اس کا مَطلب یہ نہیں کہ جو میں کروں گا اس کا اللہ مالِک نہیں ہے بلکہ یہ اس معنیٰ میں ہے کہ فُلاں کام کرنے کی کوشش میری طرف سے اور تکمیل اللہ پاک کی طرف سے ہو گی جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینا ہمارا کام ہے اور ہدایت اللہ پاک دے گا۔ چونکہ ہر شے کا مالِک اللہ پاک ہے۔ اگر کوئی اپنے قلم کے بارے میں کہے کہ قلم میرا ہے تو اس کا مَطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ پاک اس کا مالِک نہ رہا بلکہ اس کا حقیقی مالِک اللہ پاک ہی ہے اور اللہ پاک نے اسے عطا کیا ہے۔ اِسی طرح یہ بھی بطورِ محاورہ کہا جاتا ہے کہ ”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ لہٰذا یہ مُحاورہ بولنے

مدینہ

1 ..... شامِ کربلا، ص ۲۴۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

میں کوئی گناہ یا کفر نہیں۔

ایک رُکن میں تین بار کھجانے کا شَرعی حکم

سُوال: اگر کسی نے نماز کے ایک رُکن میں ایک بار داڑھی میں کھجایا، پھر سر میں کھجایا اور پھر جسم کے کسی اور حصّے میں کھجایا تو کیا اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اِس طرح ایک رُکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ ایک رُکن میں دو بار کھجانے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اَگلے رُکن میں پھر سے دو بار کھجانے کی اِجازت مِل جاتی ہے مثلاً قیام میں دو بار کھجایا اور پھر رُکوع میں چلے گئے تو اَب رُکوع میں دو بار کھجانے کی اِجازت مل جائے گی۔ ہاں! اگر کسی نے جسم پر ہاتھ رکھ کر اُسے چند بار اُنگلیوں سے آگے پیچھے حَرکت دی اور ہاتھ کو جسم سے نہ ہٹایا تو یہ ایک بار ہی کھجانا کہلائے گا۔[1] جبکہ عملِ کثیر نہ ہو۔

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز جیسے گھی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز جیسے گھی تیل وغیرہ ناپاک ہوجائے تو اس کو دَرج ذیل طریقے سے پاک کیا جاسکتا ہے: اگر شہد کو پاک کرنا ہو تو پہلے اس کو گرم کر کے پتلا کر لیں تا کہ پاک کرنا آسان ہو جائے۔ پھر تین برتن لے کر ایک میں

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۴، حِصّہ: ۳

www.dawateislami.net

ناپاک شہد ڈالیں، دوسرے میں پاک پانی ڈالیں اور تیسرے برتن کو خالی چھوڑ دیں۔ اب پانی اور شہد والے برتن کو خالی برتن میں اِس طرح اُنڈیلیں کہ پہلے پانی کی دھار گرے پھر شہد کی دھار پانی کی دھار سے مِل کر اس برتن میں گِرے اِس طرح برَتن میں گرنے والا سارا شہد پاک ہو جائے گا۔ اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ناپاک شہد کی دھار پاک پانی کی دھار کے برابر رہے اور ناپاک شہد کا ایک قطرہ بھی اس سے جُدا ہو کر پاک شہد والے برتن میں نہ گِرے ورنہ اس میں موجود سارا شہد اور پانی ناپاک ہو جائے گا۔ جب کوئی چیز اس انداز سے پاک کرنی ہو تو پہلے اس کی خوب مَشق کر لی جائے تاکہ غَلَطی کا اِمکان کم سے کم رہے۔

شہد کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں موجود پانی کو ختم کرنا چاہیں تو اس شہد کو خوب پکا کر جوش دے لیں اِس طرح پانی بھاپ بن کر اُڑ جائے گا۔ اگر شہد کا پانی ختم نہ بھی کریں تو کوئی حَرَج نہیں، کیونکہ شہد پانی کے ساتھ مِلا کر ہی پیتے ہیں خالِص شہد بہت کم اِستِعمال کیا جاتا ہے۔ اَلبتہ پانی مِلنے کے بعد شہد کو رکھا نہ جائے بلکہ اِستِعمال کر لیا جائے کیونکہ پانی مِلنے کے بعد شہد جلد خَراب ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب شہد میں سے پانی جُدا کرنے کے لیے اس کو جوش دیا گیا ہو تو یہ شہد پک چکا ہو گا اس کو فوراً اِستِعمال کر لیا جائے یا لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے، کیونکہ شہد پکنے کے بعد جلد خَراب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز پاک کرنی ہو تو اسی کی جنس سے پاک کی جائے تاکہ پانی

www.dawateislami.net

والا مسئلہ نہ رہے یعنی گھی کو گھی کے ساتھ، شہد کو شہد کے ساتھ اور تیل کو تیل کے ساتھ پاک کیا جائے۔

اگر ناپاک شہد زیادہ مِقدار میں ہو تو ایک ساتھ سارا شہد پاک کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا کر کے پاک کیا جائے تاکہ نادانستہ طور پر ناپاک شہد کا قطرہ پاک شہد میں چلا بھی جائے تو اسے دوبارہ پاک کرنا آسان ہو۔ اگر ایک ہی دفعہ میں سارا شہد پاک کرنے کی کوشش کی گئی تو آزمائش ہو سکتی ہے۔ (اِس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) تھوڑا تھوڑا پاک کرنے میں یہ بھی آسانی ہے کہ اِبتداءً پاک شہد زیادہ مِقدار میں نہیں لینا پڑے گا بلکہ شروع میں پاؤ بھر بھی لیا تو کافی ہو گا۔ کیونکہ اس ایک پاؤ شہد سے ایک پاؤ ناپاک شہد پاک ہو گا، اب اس کے پاس آدھا کلو پاک شہد ہو گا اور یوں تھوڑا تھوڑا کر کے سارا شہد پاک ہو جائے گا۔

(امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر کوئی پانی کے ذَریعے پاک کیے ہوئے شہد کو فروخت کرنا چاہے تو خریدار کو بتانا ضَروری ہو گا کہ اس میں پانی مِلا ہوا ہے یا میں نے اس کو پانی سے پاک کیا تھا اور اس پانی کو بھاپ بنا کر اُڑا دیا ہے۔ شہد وغیرہ پاک کرنے کے لیے جو دھار کے ذَریعے شہد مِلانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اِسی انداز سے پاک شہد مِلانا ضَروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈھائی کلو ناپاک شہد میں ڈھائی کلو پاک شہد مِلا دیا جائے، کیونکہ اِس طرح وہ سارا شہد ناپاک ہو جائے گا۔ نیز بیان کردہ طریقے کے مُطابق ہر بہنے والی چیز

www.dawateislami.net

مثلاً چینی کا شیرہ، گھی اور کھوپرے وغیرہ کے تیل کو پاک کیا جا سکتا ہے۔

اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے

سُوال: اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ نَرمی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں تم ”زَن مُرید“ بن گئے ہو اس کا کیا حَل ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خوفِ خدا کے باعث اپنی زوجہ سے خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اس سے نَرم برتاؤ کرتا ہے اور لوگ اسے ”زَن مُرید“ ہونے کا طَعنہ دیتے ہیں تو یقیناً یہ اس کی دِل آزاری کا سبب ہو گا۔ لیکن شوہر کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک جاری رکھے لوگوں کے کچھ بھی کہنے پر دِل بَرداشتہ نہ ہو اور ہرگز اپنے رویے میں تبدیلی نہ لائے بلکہ مزید نَرمی کے ساتھ پیش آئے۔ فی زمانہ لوگوں کے انداز یکسر بدل چکے ہیں خُصُوصاً اپنی زوجہ کے ساتھ ان کا رویہ اِنتہائی ناگفتہ بہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنی زوجہ سے مُعافی مانگنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، حالانکہ بیوی پر ظُلم کیا ہو تو مُعافی مانگنا واجب ہے۔ انھیں چاہیے کہ اپنی زوجہ سے مُعافی تلافی کرتے رہا کریں۔ یہ ضَروری نہیں کہ ظُلم کیا ہو گا تو ہی مُعافی مانگی جائے گی بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگ لی جائے تب بھی حَرَج نہیں بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگنا میاں بیوی کے دَرمیان محبت میں اِضافے کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا معمول ہے میں اِحتیاطی مُعافی مانگتا رہتا ہوں جیسے کوئی بڑی رات یا بڑا دن آتا ہے تو میں مُعافی تلافی کی

www.dawateislami.net

ترکیب بنا لیتا ہوں اس سے ہرگز کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔

مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا

سُوال: خوف اور مصیبت دُور کرنے کا وظیفہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: خوف اور مصیبت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں یعنی ہر خوف مصیبت نہیں ہوتا اور ہر مصیبت خوف نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ پاک کا خوف اِنسان کے لیے نعمت ہے مصیبت نہیں۔ بعض اوقات خوف اور مصیبت ایک ساتھ جمع بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی دُنیوی چیز یا دُشمن کا خوف کہ یہ خوف بھی ہے اور مصیبت بھی۔ بہر حال مصیبت کے وقت حدیثِ پاک میں بیان کردہ اس دُعا کو پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ پاک کے حکم کے مُطابق ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھے (اور یہ دُعا کرے) ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا (یعنی اے اللہ! میری اِس مصیبت پر مجھے اَجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ پاک اس کو اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جب حضرتِ سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرتِ سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ سے بہتر کون ہو گا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنھوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی ہے۔ پھر میں نے یہ دُعا پڑھ لی تو اللہ پاک نے ان کے بدلے مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرما دیئے (جو یقیناً حضرتِ سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بہتر ہیں۔)[1] نیز دُشمن سے حفاظت کے لیے سورۂ قریش بھی پڑھی جاتی ہے۔

مستعمل پانی کا مسئلہ

سُوال: کیا پانی پیتے وقت داڑھی یا مونچھ کے بال اس میں چلے جائیں تو وہ پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر داڑھی اور مونچھ کے بال بے دُھلے ہوں یعنی ان کو دھونے کے بعد وضو توڑنے والا کوئی عمل پایا جائے تو ان کے پانی میں جانے سے وہ پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا یعنی اب وہ پانی ناقابلِ وُضو ہو گیا۔ "اس کا پینا مکروہِ تنزیہی ہے۔"[2] البتہ اگر کوئی شخص مستعمل پانی پی لیتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ مُسْتَعْمَل پانی پاک ہوتا ہے لہٰذا اس کو پھینکا نہ جائے بلکہ یہ پانی کوئی بھی چیز دھونے کے لیے اِسْتِعمال کر لیا جائے۔ نیز اگر اس پانی میں اس کی مِقدار سے زیادہ غیر مُسْتَعْمَل پانی مِلا دیا جائے تو اس سے مِلنے کے بعد یہ مُسْتَعْمَل پانی بھی

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، ص ۳۵۶، حدیث: ۲۱۲۶ دار الکتاب العربی بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۱۲۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

قابلِ اِستِعمال ہو جائے گا یعنی اب اس کو پینے یا اس سے وُضو کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

نَذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے

سُوال: عاشورہ کے بعد امامِ عالی مَقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیاز کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عاشورہ کے بعد بلکہ پورا سال نَذر و نیاز کی جاسکتی ہے صِرف عاشورہ میں ہی نیاز کرنا ضَروری نہیں ہے۔

مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟

سُوال: مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنائی جاتی ہے مگر ہوا چلنے کی وجہ سے چپلوں پر لگی ہوئی مٹی مَساجد میں آنے کا اندیشہ ہوتا ہے کیا ایسی صورت میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا دُرُست ہے؟

جواب: مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا دُرُست ہے۔ اگر چپل رکھنے کی جگہ نہ بنائی جائے تو لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور چپل چوری ہونے کا خطرہ بھی رہے گا۔ نیز چپل کے ساتھ لگی ہوئی مٹی مَساجد میں آنے کی وجہ سے چپل رکھنے کی جگہ ختم نہیں کی جاسکتی، کیونکہ مٹی تو ہوا کے ذَریعے بھی مَساجد میں آ جاتی ہے۔ مٹی کو مَساجد میں آنے سے روکنا اِنسان کے بس میں نہیں۔ اَلبتہ جس سے جتنا ہو سکے وہ مَساجد کو صاف رکھنے کی کوشش کرے۔

www.dawateislami.net

ایک دِن کے بچے کی نمازِ جنازہ

سُوال: بچے کے کان میں اذان نہ دی اور ایک دِن بعد اس کا اِنتقال ہو گیا کیا اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی بچے کے کان میں اذان نہ دی اور اس کا ایک دن بعد اِنتقال ہو گیا تو اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی نیز اس کو غسل اور کفن بھی دیا جائے گا۔

نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عِلمِ غیب

سُوال: جب مُنافقین نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلمِ غیب کا اِنکار کیا تھا تو اس وقت کون سی آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی تھی اور اس کا شانِ نُزول کیا تھا؟

جواب: جب مُنافقین نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلمِ غیب کا اِنکار کیا تو اللہ پاک نے یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل فرمائی:

وَلَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُؕ-قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ(۶۵) لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْؕ (پ۱۰، التوبۃ: ۶۵-۶۶)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

اِس آیت کا ایک شانِ نُزول یہ ہے کہ غَزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے مُنافقین کے تین گروہوں میں سے دو رَسولِ کَریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے

www.dawateislami.net

میں مذاق اُڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ رُوم پر غالب آجائیں گے، کتنا بعید خیال ہے اور ایک گروپ بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سُن کر ہنستا تھا۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو طلب فرما کر اِرشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستہ طے کرنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دِل لگی کی باتیں کر رہے تھے اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔ دوسرا شانِ نُزول یہ ہے کہ کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے۔ اس پر ایک مُنافِق بولا: محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ کریمہ اُتاری۔ [1]

اِس آیتِ مُبارکہ اور اِس کے شانِ نُزول سے دَرج ذیل مَدنی پھول معلوم ہوئے: ❁ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا عِلم دیا تھا۔ ❁ تنہائی میں جو باتیں کی جاتی ہیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی خبر ہوتی ہے۔ ❁ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین دَرحقیقت اللہ پاک کی توہین ہے کیونکہ مُنافِقین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے ادبی کی تھی مگر اللہ پاک نے اسے اپنی توہین قرار دیا۔ لہٰذا اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنا دَرحقیقت

مدینہ

1 ...... صراط الجنان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ:۶۵، ۴/ ۱۶۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی تعظیم کرنا ہے۔ ❁ کفریہ گفتگو سُن کر رضامندی کے ساتھ خاموش رہنا یا ہنسنا کفر ہے، کیونکہ کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔[1] مثلاً اگر کوئی شخص کفر بک دے اور سُننے والا سمجھ جائے کہ اس نے کفریہ بات کی ہے اس کے باوجود وہ اسے دُرُست سمجھے یا اس کو دُرُست جانتے ہوئے ہنسے تو یہ بھی کفر ہے۔ خُصُوصاً کامیڈین (Comedian) عوام کو ہنسانے کی خاطر کفریہ جملے بول دیتے ہیں اور سامعین اس پر خوب تالیاں بجاتے اور کِھل کِھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، یہ بہت سخت مُعاملہ ہے۔ یوں ہی فِلمی گانوں وغیرہ میں بھی اس طرح کے کفریہ جُملوں کی بھر مار ہوتی ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو ان تمام چیزوں سے بچنا ضَروری ہے۔ اللہ پاک ہمارے اِیمان کی حِفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
5	نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں	1	دُرُود شریف کی فضیلت
6	پانی ضائع ہونے سے بچایئے	1	ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں بزرگانِ دِین کے اَعراس
7	عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت	3	مُفتیِ اعظم ہند کے زُہد و تقویٰ کے واقعات
7	بچّے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟	5	محتاط اَلفاظ میں تعزیت کیجیے

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۷۲

www.dawateislami.net

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر	8	بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی	27
اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو...؟	9	مَدَنی چینل کے ذَریعے بیعت کرنا کیسا؟	28
بچوں کو سمجھانے کا ایک غَلَط اَنداز	9	رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح	28
کیا رُوح مَر جاتی ہے؟	11	شارک اور بلو ویل مچھلیوں کا شَرعی حکم	28
مُنْکَر نَکِیْر، مَلَکُ الْمَوْت اور مسئلہ حاضِر وناظِر	11	اِمامِ عالی مقام کا سَرِ انور کہاں دَفن ہے؟	28
ذَبِیْحُ اللہ کے معنٰی	13	”فُلاں کام میں کر دُوں گا باقی اللہ مالِک ہے“ کہنا کیسا؟	29
اچھی اور بُری صحبت کا اثر	14	ایک رُکن میں تین بار کھجانے کا شَرعی حکم	30
امامتِ کُبریٰ سے مُراد؟	16	ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	30
نوکری اور دَرسِ نِظامی ایک ساتھ	17	اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے	33
دِینی طُلَبا کی حوصلہ شکنی کرنا کیسا؟	18	مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا	34
جنتی جنّت میں عُلَما کے مُحتاج ہوں گے	22	مستعمل پانی کا مسئلہ	35
والدین میں عَلیحدگی کی صورت میں اَولاد کیا کرے؟	24	نَذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے	36
ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟	26	مَساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟	36
ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟	26	ایک دِن کے بچے کی نمازِ جنازہ	37
اگر والِد مِلنا جُلنا چھوڑ دے تو اَولاد کیا کرے؟	27	نبیِّ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عِلمِ غیب	37

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

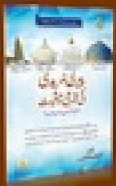

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net